

## اعتراض کہ مومنین کے لیے تو صرف چار بیویوں کی اجازت ہے

<"xml encoding="UTF-8?>

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَخْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجْوَرَهُنَّ وَمَا مَلَكْتُ يَمْيِنُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتٍ عَمَّكَ وَبَنَاتٍ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتٍ حَالِكَ وَبَنَاتٍ حَالَاتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرِضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكْتُ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلًا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ عَفُورًا رَحِيمًا [احزاب/٤٥٠]

ترجمہ۔

اے نبی! ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کے مہر آپ نے دے دیے ہیں اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے (بغیر جنگ کے) آپ کو عطا کی ہیں نیز آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے (سب حلال ہیں) اور وہ مومنہ عورت جو اپنے آپ کو نبی کے لیے بہ کرتے اور اگر نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں، (یہ اجازت) صرف آپ کے لیے ہے مومنوں کے لیے نہیں، ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے مومنوں پر ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں کیا (حق مہر) معین کیا ہے (آپ کو یہ رعایت اس لیے حاصل ہے) تاکہ آپ پر کسی قسم کا مضائقہ نہ ہو اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔

تشریح۔

اس اعتراض کہ مومنین کے لیے تو صرف چار بیویوں کی اجازت ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود چار سے زائد بیویاں رکھ رہے ہیں، کا جواب یہ ہے کہ اولاً: جس اللہ نے عام مومنین کے لیے چار کی حد بندی کی ہے، اسی اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ حد بندی نہیں رکھی۔ ثانیاً: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مقام عصمت پر فائز ہیں اس لیے دوسرے بشری تقاضوں کی حد بندی یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں ہے۔

یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ایک ہے کہ کوئی خاتون اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بلا مہر بہ کر دے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبول کریں تو وہ عورت آپ کی بیوی بن جائے گی۔  
لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَيْهِ حَرَجٌ :

اس جملے کا مفہوم یہ ہے: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین سے زیادہ ازواج کی اجازت اس لیے دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تنگی نہ ہو۔ یعنی رسالت کی ذمہ داریوں کی تکمیل میں کوئی تنگی نہ

ہو۔ ان ازواج سے آپ کو دو سہولتیں میسر آئیں۔ اول یہ کہ ان ازواج کے ذریعے مختلف قبائل کی ہمدردیاں حاصل فرمائیں اور بہت سے خاندانی اور قبائلی عداوتیں ختم ہو گئیں۔ دوم یہ کہ ان ازواج کے ذریعے بہت سی نسوانی تربیت جو دوسری صورت میں نہیں ہو سکتی تھی، آسان ہو گئی۔ چنانچہ ازواج کے ذریعے تعلیمات اسلامی کا ایک قابل توجہ حصہ نسوانی معاشرے میں آسانی سے پہنچ گیا۔ اگر خوابشات کی بنیاد پر ہوتیں تو ان ازواج میں ایک کے سوا خواتین سن رسیدہ عمر نہ ہوتیں۔ بعض ازواج سے تو صرف نکاح ہوا اور بس۔